ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

غلام احمد قادیانی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

قیمت سالانہ پیشگی ... ششماہی للعہ

جماعت احمدیہ کا مسلمہ ارگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

جلد ۱۴ — مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء — یوم جمعہ — مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ — نمبر ۳۳

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ مع شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم و چودہری غلام محمد صاحب بی اے سیکنڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان و چودہری بدر بخش صاحب ایک اہم تبلیغی کام کے لئے ۱۴ ستمبر کو پھگواڑہ تشریف لے گئے

جناب مفتی محمد صادق صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ جو چند یوم سے ناسازی طبع کے باعث صاحب فراش تھے ۱۳ ستمبر کو ایک ماہ کی رخصت لیکر جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب سے علاج کرانے کے لئے لائل پور تشریف لے گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ فی الحال ان کے قائم مقام جناب قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی بی اے ہیڈ ماسٹر ہائی سکول بنائے گئے ہیں ؞

جناب منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل بھی جن کے پاؤں میں دیر سے ورم چلا آتا تھا۔ بغرض علاج لائل پور تشریف لے گئے ہوئے ہیں ؞

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ڈلہوزی میں

۱۱ ستمبر ۱۹۲۶ء ۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور حضور کے خاندان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت ہے ؞

۱۳ ستمبر ۱۹۲۶ء ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت گو نسبتاً اچھی ہے ۔ مگر کبھی کبھی وقت سر درد ۔ حرارت یا اسہال کی تکلیف ہو جاتی ہے ۔ چنانچہ پرسوں (۱۱ ستمبر) رات کو اسہال کی تکلیف ہو گئی ۔ کل (۱۲ ستمبر) صبح کے وقت بھی طبیعت اچھی نہ تھی لیکن پھر بھی حضور مسلمانان بلیون ڈلہوزی کے جلسہ میں تشریف لے گئے ۔ یہ جگہ تقریباً تین میل کے فاصلے پر ہے ۔ پیدل ہی تشریف لے گئے اور واپس آئے ۔ اور جلسہ گاہ میں ساڑھے تین گھنٹے ٹھہرے ۔ اور ایک مختصر تقریر بھی فرمائی مگر شام کو آکر تکلیف ہو گئی ۔ احباب سے درخواست ہے ۔ کہ حضور کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کرتے رہیں ؞

خاکسار جنتحن اللہ ؞

اخبار احمدیہ

مبلغ سماٹرا کی حوصلہ آزما مساعی

میں آجکل پاڈنگ میں مقیم ہوں۔ رسالہ "اقبال الحق" میں میرے مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابل میں ایک رسالہ نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کے مضامین زیادہ تر یا تو خواجہ کمال الدین صاحب کے ہیں۔ یا ان کے ان لیکچروں اور مضمونوں کی خوشہ چینی جو انہوں نے ہمارے برخلاف لکھے اور دئے زیادہ تر پیغام پارٹی کے مضامین سے مدد لیکر لوگ یہاں حضرت صاحب کو گالیاں دے رہے ہیں۔ علماء کی مخالفت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اور کام کی زیادتی اسقدر ہے کہ رات کے دو بجے کے بعد سوتا ہوں۔ اور بعض دفعہ تمام دن اور رات کام کرنا پڑتا ہے۔ جس سے صحت پر بھی اثر پڑ رہا ہے۔ میری مخالفت علماء کا طبقہ خاص کر کر رہا ہے۔ ان کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ مگر ابھی تک انکار ہے۔ خدا تعالےٰ نے خود انذاری عذاب سے ان کو متنبہ کیا۔ اور زلزلہ سے سخت نقصان بھی ہوا۔ لیکن علماء ہیں۔ کہ بالکل توجہ ہی نہیں کرتے۔ اسوقت تک یہاں جو احمدی ہوئے ہیں ان سے قطع تعلق ہے۔ اور انہیں سخت تکلیف دی جا رہی ہے۔ اور اخبار کے بند کرانے کی تجاویز بھی سوچتے ہیں اس لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے دین کی اشاعت کے لئے آپ ہی سامان پیدا فرمائے۔ یہاں اسلام کی حالت اسقدر نازک ہے۔ اور لوگ اسلام سے اس قدر دور ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی طاقت ہی ان کو دوبارہ اسلام کی طرف لا سکتی ہے۔ اور بس۔ پادری بھی ان میدان بڑھ رہے ہیں۔ اور ان کے مشنری زیادہ اس طرف آ رہے ہیں۔ اور وہ بھی میری مخالفت پر لگے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے خلاف جو کتب ہیں بعض پادری وہ بیچتے ہیں۔ ان دونوں اقوام کے پاس روپیہ ہے سامان ہے اور طاقت ہے۔ لیکن اے احمدی قوم تو بھی تہیدست نہیں تیرے پاس تیرا خدا ہے تو اس کے حضور دعا کر۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ احباب یہاں کی غریب جماعت احمدی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں ان مخالفین کے مفاتن و وساوس سے محفوظ و مصئون رکھے۔ ان کے قدم جادہ استقلال سے لغزش نہ کھائیں۔ اور ان کی تعداد میں معتد بہ اضافہ ہو۔

خاکسار رحمت علی مبلغ سماٹرا

نظم
جذباتِ گوہر
(جناب ذوالفقار علی خان صاحب گوہر از شملہ)

حالِ دل آپ نے محفل میں سنانے نہ دیا
دلِ اغیار پہ اک وار لگانے نہ دیا

ضبط نے نالہ کو لب تک کبھی آنے نہ دیا
آہ کو سینہ سے باہر بھی جلانے نہ دیا

سیلِ خوننابہ نے سینہ میں تلاطم رکھا
ایک قطرہ مگر آنکھوں نے گرانے نہ دیا

آسماں سر پہ اٹھاتا یہ مرا دردِ جگر
ساتھ بیچارہ کا کچھ آہ رسا نے نہ دیا

میں دکھا دیتا کہ آتی ہی قیامت کیونکر
اپنے کوچہ میں مجھے شور مچانے نہ دیا

میں تو دل چیر کے بھی زخم وفا دکھلاتا
تیغ قاتل کا برا ہو کہ دکھانے نہ دیا

شکوۂ ظلم کا الزام لگاتے کیونکر
اس کا موقع ہی تمہیں اہل وفا نے نہ دیا

بسترِ غم سے یہ بیمار محبت اٹھتا
کچھ سہارا ابھی مگر دستِ قضا نے نہ دیا

دین ہے یہ مرے مولیٰ کی جسے چاہے دے
دردِ دل مجھکو دیا، تم کو خدا نے نہ دیا

ٹھیک ہوتا دل ناکام جو ہاتھ آ جاتا
تیرے گیسو نے مگر ہاتھ لگانے نہ دیا

دردِ دل نے ہمیں بستر پہ گرایا ایسا
سر اٹھانے نہ دیا، ہاتھ ہلانے نہ دیا

نورِ ایماں نے وساوس کو نکالا دل سے
قدم اس گھر میں شیاطیں کو جمانے نہ دیا

دلِ ایذا طلبِ عشق نے دم بھر کیلئے
غم کو جانے نہ دیا، چین کو آنے نہ دیا

خونِ ناحق نہ چھپا لاکھ چھپایا گوہر
فائدہ دستِ ستمگر کو حنا نے نہ دیا

جلسہ احمدیہ صدر گوگیرہ

مورخہ ۲۹، ۳۰، ۳۱ اگست کو صدر گوگیرہ میں احمدیوں کا پہلا جلسہ ہوا۔ قادیان سے میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری تشریف لائے۔ دو دن جلسہ کی کارروائی ہوتی رہی مولوی اللہ دتا صاحب کے اس لیکچر پر کہ حضرت باوا نانک صاحب مسلمان تھے سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے ایک ماسٹر صاحب اعتراضات کے لئے اٹھے۔ جنہوں نے کافی اعتراضات کئے۔ جس وقت مولوی اللہ دتا صاحب جواب دینے لگے۔ تو سکھ صاحبان گھبرا اٹھے۔ اور جلسہ سے اٹھ کر چلے گئے۔ غرض جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ ہم ان تمام احباب کے مشکور ہیں جنہوں نے ہمیں جلسہ میں امداد دی۔ اس جلسہ سے اس علاقہ میں بہت اثر ہوا ہے۔ کم و بیش چار سو آدمیوں نے جلسہ میں شرکت کی تھی۔ خاکسار محمد یوسف علی سکرٹری انجمن احمدیہ صدر گوگیرہ

ضرورت معلم

ہمیں علاقہ آگرہ کے ایک سکول میں ایک احمدی ٹیچر کی ضرورت ہے جو میٹرک ہونے کے علاوہ صاحب تجربہ بھی ہو اور ٹیچر لٹریچر سے بخوبی واقف ہو۔ محکمہ تعلیم سے پنشن یافتہ صاحب کو ترجیح دیجائیگی۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ خواہشمند احباب بہت جلد درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔ درخواست پر تصدیق سکرٹری جماعت یا امیر جماعت کی ہو تو بہتر ہے۔

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواست دعا

بعض وجوہ میرے پاؤں کا زخم تا حال اچھا نہیں ہوا۔ اسلئے مجھے (۱۰ ستمبر سے) علاج کے لئے جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی خدمت میں لائلپور آنا پڑا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ صحت بخشے۔ خاکسار غلام نبی ایڈیٹر الفضل معرفت جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب سول ہسپتال لائلپور

(۲) برادرم مولوی فخر الدین صاحب مالک کتاب گھر قادیان کا لڑکا سخت بیمار ہے۔ بغرض اپریشن لاہور ہسپتال میں داخل ہونے کا انتظام کر رہے ہیں۔ احباب انکے بچے کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج کی تبدیلی و ریٹنگ

جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھنگ تبدیل ہو کر روپڑ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ ایک فاضل اور دیانتدار جج تھے پرائیویٹ زندگی میں بھی آپ کا اخلاق اور حسن سلوک ایسا تھا کہ ہر ایک آپ کی تعریف کرتا۔ جماعت احمدیہ جھنگ کو خاص طور سے جناب چوہدری صاحب کے تشریف لیجانے پر صدمہ ہے۔ آپ جماعت ہذا کے اعلیٰ رکن تھے۔ چوہدری بشیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

یوم جمعہ قادیان دارالامان ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء

احمدیوں سے کیوں مُباہلہ نہیں کرتے

زمیندار سے خطاب

آج سے چند سال پہلے علمائے دیوبند نے اپنے فریق مخالف کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ اور کہا کہ اس طریق پر احقاق حق اور ابطال باطل ہو جائے گا۔ ہم نے اس موقعہ پر علمائے دیوبند کو مخاطب کیا اور کہا کہ آؤ ہمارے ساتھ بھی اسی طریق سے فیصلہ کر لو۔ مگر کاغذوں کے طومار پر طومار لکھ دینے کے باوجود نتیجہ کیا نکلا۔ یہی کہ علمائے دیوبند کنج گمنامی میں بند ہو کر ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے۔ کیا کیا بیہودہ اعتراض تھے جو ... کئے گئے۔ کیا کیا خلاف سنت باتیں تھیں جو بنائی گئیں۔ کیا کیا مخالف قرآن حیلے تھے۔ جو تراشے گئے۔ کبھی ہم سے کہا گیا کہ مباہلہ طریق فیصلہ ہی نہیں ہے۔ کبھی کہا گیا کہ مباہلہ کرتے ہو۔ تو پہلے وہ عذاب بتا دو۔ جو ہم پر وارد ہو گا۔ کبھی کہا گیا کہ ایک سال کی میعاد نہیں ہو گی۔ بلکہ اسی وقت بندر اور سور بنا دیا جائے۔ گویا ان حضرات نے یقین کر لیا کہ خدائی نعوذ باللہ احمدیوں کے ہاتھ میں ہے یا کم از کم یہ کہ عذاب دیوبند پر ہی نازل ہو گا۔ اور احمدی محفوظ و مصئون رہینگے۔ ورنہ اپنے لئے عذاب کی تعیین ہم سے کرانے کا کیوں اصرار کرتے۔ غرض ان لوگوں نے طرح طرح کے حیلے کئے۔ کہ کہیں احمدیوں کی زد سے بچ جائیں۔ مگر اب ان سب باتوں کے باوجود تازہ زمیندار میں ہم پڑھتے ہیں۔ کہ ہمارے آتش زیر پا "غیر صوفی" معاند ظفر علی خان صاحب مولانا نے اپنے حریف حسن نظامی کے سامنے یہی طریق تصفیہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ ان کی عبارت یہ ہے:۔

"ایک اور طریقہ بھی اسلام کی سیزدہ صد سالہ مقدس روایات نے ہم سب کو بتا رکھا ہے اور وہ مسنون طریقہ مباہلہ کا ہے اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ اور ان کو یقین ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نیتوں کا جاننے والا اور اپنے عدل گستر دربار سے انصاف طلب کرنے والوں کا چٹکی بجاتے میں دو ٹوک فیصلہ کر دینے والا ہے۔ تو آئیں اور آزمالیں کہ اس کے قہر اور لعنت کی افتراسوز بجلیاں کس فریق کے سر پر گرتی ہیں۔

حسن نظامی کی طرح ظفر علیخان "صوفی" تو نہیں کہ احقاق حق کے لئے اپنے حریف کو ناک سے ناک ملا کر قطب صاحب کی لاٹ پر کھڑے ہونے کی انوکھی دعوت دے اور پھر دونوں دھم سے نیچے کود پڑیں۔ جس کی ہڈی پسلی گرتے ہی چکنا چور ہو جائے وہ جھوٹا۔ اور جس کا ایک بال بھی بیکا نہ ہو وہ سچا۔ البتہ قرآن کریم کے سکھائے ہوئے طریقہ امتحان پر عمل کرنے کے لئے وہ ہر وقت مستعد ہے اور اسکی طرف سے حسن نظامی اور ان کے تمام خواجہ تاشوں کو صلائے عام دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر ہم سب گڑگڑائیں۔ اور بالحاح عرض کریں کہ الٰہی تو احکم الحاکمین ہے۔ کھوٹے اور کھرے کا پرکھنے والا ہے۔ حق کو باطل سے جدا کرنیوالا ہے۔ ہم میں سے جو جھوٹا اور مفتری اور تیری آیات کاملہ کو ثمن قلیل کے عوض بیچ چکا ہو۔ اسپر ایسا خوفناک عذاب نازل کر۔ کہ ایمان والوں کو ہمیشہ کیلئے عبرت ہو جائے۔ کیا حسن نظامی اس حقیقی آزمایش میں کود پڑنے کے لئے تیار ہیں؟"[1]

اس تحریر میں یہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ مباہلہ ایک یقینی طریق فیصلہ ہے۔ اس میں فریقین خدا تعالیٰ سے حق کو باطل سے جدا کر دینے کی التجا کرتے ہیں۔ اور یہ ایک سیزدہ صد سالہ مسنون طریق ہے۔ عذاب کی تعیین خلاف سنت ہے۔ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ خود جو فریق جھوٹا ہو اسپر عذاب لعنت نازل کر دیتا ہے۔ کیا ہم ظفر علی خان صاحب سے اب یہ اُمید کر سکتے ہیں کہ وہ مستند علماء کی ایک جماعت کے ساتھ قادیان کے مقابلہ میں اس طریق فیصلہ کو منظور کرینگے۔ تاکہ پبلک پر واضح ہو جائے کہ کون جھوٹا اور مفتری اور آیات کاملہ کو ثمن قلیل کے عوض بیچنے والا ہے۔ اور کون ہے جو صراط مستقیم پر گامزن ہے اور کون ہے۔ جو اس صداقت کا انکار کر رہا ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں نجات کا واحد ذریعہ بنایا۔ اور کون ہے جو اس کا مخلص علمبردار ہے۔

سنو! آج سے تیرہ سو سال پیشتر ندائے حق وادئی بطحا میں بلند ہوئی۔ کہ تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ مگر پرستاران باطل کو مقابلے پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ اصحاب جبہ و دستار چپ رہ گئے اور کانوں پر ہاتھ دھرنے لگے۔ ہلاکت کو آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا۔ اپنے چاروں طرف خدا کے غضب کی آگ بھڑکتی ہوئی محسوس کی اور یقین کر لیا۔ کہ ادھر ہم نے منظوری دی۔ اور ادھر عذاب لعنت کے مورد ہوئے۔

ٹھیک اسی طرح پر آپ کے بروز اکمل و اتم حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مخالفوں کو نام بنام پکارا۔ کہ آؤ میرے ساتھ مباہلہ کر لو۔ لیکن سب ہی خاموش رہ گئے۔ اور کسی کو حوصلہ نہ ہوا کہ میدان میں آئے۔ ولقد صدق ما قال:۔ ع

ہر مخالف کو مقابل پہ بُلایا ہم نے

اور تو اور۔ اعدای عدو ایڈیٹر ثناء اللہ صاحب کو حضور کے بالمقابل کبھی یہ جرأت نہیں ہوئی۔ حضور نے بالآخر دعاء مباہلہ شائع کر دی۔ تو دانت نکال لئے۔ اور پکار اٹھا۔ کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ آخر خدا نے اسے اسی رنگ میں اسی معیار پر جھوٹا ثابت کیا۔ جو اس نے خود اپنے لئے تجویز کیا۔ یعنی اہل باطل کی رسّی دراز ہوتی ہے۔ رعب حق کا اثر دیکھئے۔ کہ حضور کے ادنے خدام کے مقابل پر آنے سے لرزہ براندام ہوئے جاتے ہیں۔ خدا کی قسم نہیں کھائی جاتی اس بات پر جسے اپنا عقیدہ بتایا جاتا ہے۔ یہ کیا بات ہے۔ بس یہی کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اگر پچھلی باتیں پرانی ہو چکی ہیں۔ اور کسی کے دل میں ارمان رہ گیا ہے۔ تو اب موقعہ ہے۔ پہلے ہماری باتیں سنئے۔ پھر بھی اپنے دل کو عناد سے پُر اور مقابلہ پر آمادہ پائیے۔ تو ایک معتد بہ جماعت کا نمائندہ بنکر مباہلہ کرے اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھئے۔ "تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد" میں امید کرتا ہوں۔ کہ ظفر علی خان صاحب صرف تیش زبانی سے مقتضائے طبیعت پورا نہ کرینگے۔ بلکہ ایک فیصلہ کرنے کی کوشش کرینگے۔

استخفافِ شریعت

احمدیوں کی اسلام پر فدویت اسقدر نمایاں اور ان کے عقائد اسقدر معتدل و صحیح ہیں۔ کہ حریف کو ان پر مجال سخن نہیں۔ اس لئے ہماری نسبت قسم قسم کی افترا پردازیاں کی جاتی ہیں۔ تاکہ کسی طرح عامۃ الناس کی طبائع ہم سے متنفر رہیں۔ اور وہ حقیقت حال سے آگاہ نہ ہو سکیں۔ چنانچہ اسجانوں میں ہماری نسبت یہ بھی مشہور کیا جاتا ہے۔ کہ ان لوگوں کا نیا کلمہ اور نیا نبی ہے۔ لیکن جب کہا جاتا ہے۔ کہ ہماری اذانیں سنو۔ ہمارا عملدرآمد دیکھو۔ جو بالکل شریعت محمدیہ پر ہے۔ تو پھر کچھ جواب نہیں بن آتا۔ دراصل "اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" والی بات ہے۔

شریعت محمدیہ پر ایمان نہیں،

خود ان لوگوں میں سے بہت سے ہیں۔ جن کے دلوں میں شریعت محمدیہ کی کچھ وقعت نہیں۔ اسکے خلاف رائے زنی کرتے ہیں

[1] اور حاجی محمد علی صاحب ایڈیٹر ہمدرد دہلی کے ساتھ آخری فیصلہ کرنے کے لئے لکھا ہے:۔ جو شخص چاہے آئے مولانا ظفر علی سمیت زمیندار کے ... حامیوں کے ساتھ مباہلہ کے لئے [illegible] (زمیندار [illegible])

اس کو وصول الی اللہ کا صحیح ذریعہ نہیں سمجھتے۔ اور پھر مسلمان کے مسلمان بھی ہیں۔ آج کل پیروں نے جو اعمال و وظائف و اوراد نکال رکھے ہیں۔ کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہیں۔ کہ اسلام کی مقرر کردہ صلوٰۃ اس کے لئے ان کے نزدیک کافی نہیں اس لئے وہ اِدہر اُدہر ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ پھر کیا آج کل کے لیڈروں کا طرزِ عمل یہ نہیں بتا رہا ہے۔ کہ ارکان اسلام کی کچھ وقعت ان کے دلوں میں نہیں محض سیاسی اختلاف پر حکم دیا جاتا ہے کہ حج کو کوئی نہ جائے۔ تا سعودی بھوکوں مریں۔ اور یہ نہیں دیکھا جاتا کہ حج تو فریضہ اسلامی ہے۔

حسن نظامی اسلامی احکام کے خلاف

تازہ مثال لیجئے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب لکھتے ہیں:۔

"اگر میرا اختیار ہوتا۔ اور دنیا میرا کہنا مانے۔ تو سب سے پہلا حکم یہی دوں گا۔ ایک بیوی سے دوسری نہ کی جائے۔ کیونکہ خانگی تکالیف کا بڑا حصہ محض کئی شادیاں کرنے کی وجہ سے ہے۔ اور مسلمانوں کی جسمانی کمزوری کا راز بھی یہی ہے۔ کہ وہ رات دن عورتوں کے خیال میں محو رہتے ہیں۔ × × × × × ایک دن آئے گا۔ کہ میں سب مسلمانوں کو اس خیال پر متحد کر دوں گا۔ کہ آئندہ وہ ایک ہی شادی کیا کرینگے۔" (درویش یکم ستمبر)

کیا یہ اس مسلمان کی تحریر ہو سکتی ہے۔ جو قرآن مجید کی نسبت یہ اعتقاد رکھے۔ کہ وہ خدائے دانا و بینا کا کلام ہے۔ اور جو شریعت اسلامیہ کے ہر حکم کو خیر و برکت کا موجب سمجھتا ہو۔ قرآن مجید تو حکم دے۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ و ثلٰث و ربٰع ۔ اور یہ شخص مسلمان کہلا کر کس دیدہ دلیری سے لکھتا ہے۔ کہ مسلمان اسی لئے کمزور ہیں۔ اور اسی وجہ سے خانگی تکالیف میں مبتلا ہیں۔ اور پھر اپنی زندگی کا مشن یہ قرار دیتا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو اس بات پر جمع کر دیگا۔ کہ ایک ہی شادی کریں۔ یعنی شریعت محمدیہ کو مٹا کر مرے گا۔ ع

ناخن نہ دے خدا تجھے اے پنجہ جنون۔

اور سنئے

یہیں تک بس نہیں۔ ایک لڑکی کی نسبت بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ اب پردہ میں بیٹھے گی۔ یعنی قریب بہ بلوغ ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔ دیکھو بی! میں پردہ کا مخالف ہوں۔ خدا تو فرمائے۔ یٰایھا النبی قل لازواجک وبنٰتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن۔ اور آپ کہتے ہیں۔ کہ میں پردہ کا مخالف ہوں۔ اور دعویٰ یہ ہے۔ کہ اشاعت اسلام کرتا ہوں اچھی اشاعت اسلام ہے۔ کہ اسلام کی جڑ پر ہی تبر رکھا جا رہا ہے۔ بے پردہ تو میں بھی تسلیم کر رہی ہیں۔ کہ اسلامی مجدے کا حکم حکمتوں پر مبنی ہے۔ اور یہ صاحب اس کے مخالف ہیں ۔

اصحاب پیغام بھی اسی زمرے میں

افسوس ہے کہ اصحاب پیغام (رفقاء مولوی محمد علی صاحب) بھی اسی زمرے میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ آئے دن انکی مثالیں ملتی رہتی ہیں تازہ پیغام میں نیا ترکی قانون ازدواج کے عنوان سے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس کا آخری پیرا یہ ہے:۔

"طلاق صرف حاکم کے حکم سے ہو سکیگی اور کسی صورت سے دی ہوئی طلاق طلاق نہ سمجھی جائیگی۔ کوئی شخص "میں نے تجھے طلاق دی" یا "تو مطلقہ ہے" کہہ کر طلاق نہ دے سکیگا۔ طلاق کے متعلق مقدمہ مرد اور عورت دونوں کی طرف سے دائر ہو سکیگا۔"

اور اس پر یہ نوٹ دیا ہے۔ "ہمارے خیال میں یہ قانون بہت مفید ثابت ہو گا۔ اور اس سے بہت سی تمدنی و معاشرتی خرابیوں کا انسداد ہو جائے گا۔" گویا قرآن مجید نے جو یہ اختیار خاوند کو دیا تھا۔ وہ بہت سی تمدنی و معاشرتی خرابیوں کا موجب تھا۔ اور اب دنیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ قرآن مجید اور شریعت اسلامی کی خلاف ورزی کی جائے افسوس!!

حسن نظامی اہل بہاء کی اقتدا میں

خواجہ حسن نظامی اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔ کہ فلاں شخص کو (جو بہائی مذہب اختیار کر چکا ہے۔ (درویش یکم ستمبر ص۱۵ کالم ۲) آج مغرب کی نماز میں مجبور کر کے جماعت کا امام بنایا۔ اور اس سے خواجہ صاحب کو اور واحدی اور جمال صاحب کو بہت ہی لطف آیا۔ کیوں نہ آتا۔ امام صاحب خیر سے شریعت محمدیہ کو منسوخ سمجھنے والے اور اسلام کے دشمن جو ہوئے۔ اس پر ایک صوفی و سرحلقۂ مشائخ اور اس کی جماعت کو وجد کیوں نہ آتا۔ مجھے امید نہیں۔ کہ خواجہ حسن نظامی صاحب اہل بہاء کے مذہب سے واقف نہ ہوں۔ اور یہ نہ جانتے ہوں کہ یہ لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ سنہ ۱۲۶۰ھ سے قرآن مجید منسوخ ہو چکا ہے۔ اور شریعت اسلامیہ کا زمانہ ختم۔ یہ لوگ (اہل بہاء) ہرگز ہرگز اپنے آپ کو اسلام کا کوئی فرقہ نہیں سمجھتے۔ بلکہ اپنا ایک مستقل دین۔ نئی شریعت۔ نیا قبلہ جانتے ہیں۔ پس ایک غیر مسلم کے پیچھے نماز کیسی؟

خواجہ صاحب! اپنے امام صاحب سے ہی پوچھ لیتے کہ کیوں صاحب! آج کل قرآن مجید کی حکومت تسلیم کرتے ہو۔ یا کتاب الاقدس کی۔ جو شریعت کی کتاب ان کے زعم میں مرزا حسین علی صاحب المعروف بہ بہاء اللہ پر نازل ہوئی۔

اور یا یہ کہ آیا تمہارے نزدیک یہ پنجگانہ نماز جو اہل اسلام پڑھتے ہیں۔ اب منسوخ ہو چکی ہے یا نہیں۔ اس کا جواب اگر صاف دلی سے ان کے امام صاحب دیتے تو خود حقیقت ظاہر ہو جاتی۔

ہم دو حوالے پیش کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب اہل بہاء میں حشمت اللہ صاحب ان کے سرگروہ ہیں خواہ ان سے تصدیق کر لیں خواہ خود کتابیں دیکھ لیں۔ سُنو!

"این امر اعظم (بہاء) عبارت از دینے از ادیان الٰہیہ است نہ مذہبے از مذاہب اسلامیہ (کتاب الفرائد صفحہ ۶۸۷)

یعنی یہ دین اہل بہا ایک مستقل دین ہے۔ کوئی اسلامی مذہب نہیں پس جو خود کہتے ہیں۔ ہم اہل اسلام نہیں۔ وہ ایک مسلمان کے امام کیسے ہو سکتے ہیں۔ پھر ان کے خدا کے احکام سُنو۔

واذا اردتم الصلوٰۃ ولّوا وجوھکم شطر الاقدس المقام المقدس۔ جب تم نماز کا ارادہ کرو۔ تو مقام مقدس یعنی عکا کی طرف منہ کر لو۔

اور کتب علیکم الصلوٰۃ فرادیٰ قد رفع حکم الجماعۃ کہ تم پر نماز اکیلے فرض ہے۔ جماعت کا حکم اٹھا دیا گیا۔ یہ نماز بھی اسلامی نماز نہیں۔ بلکہ اس کے رکعات اوراد سب اور ہیں۔ جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں۔

پس جن کا دین ہی یکسر اسلام کے خلاف ہو۔ جو شریعت محمدیہ کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ ان کی اقتدا میں وہی نماز پڑھے۔ جو یا تو خود دین سے جاہل ہو یا مذہب کو ایک کھلونا سمجھتا ہو کہا جا سکتا ہے۔ کہ "امام صاحب" نے اس وقت نماز اسلامی طرز پر پڑھائی۔ سو اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ دراصل ملحدین کا ایک گروہ ہے۔ جو تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور اپنی شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ کہ ابھی وقت نہیں آیا اور نہ انشاء اللہ کبھی آئے گا) کبھی گرجا چلے جاتے ہیں۔ کبھی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ جو پوچھو۔ تو کہدیتے ہیں۔ ہم فرض نہیں سمجھتے۔ بلکہ ایک اچھی بات ہے۔ اور یوں بھولے بھالے اہل مذاہب کو بناتے اور ان کا مذہب خراب کرتے ہیں۔ ہم خواجہ صاحب کو متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے حوالے پیش کریں۔ اور ان سے پوچھیں۔ کہ یہ درست ہیں یا نہیں۔ اور آیا ان کے اعتقاد میں اب یہ احکام شریعت الٰہیہ میں ہیں یا نہیں جب نہیں۔ تو پھر ایک مسلمان کے لئے کیونکر جائز ہے۔ کہ وہ نماز ان کی اقتدا میں پڑھے۔ جبکہ نماز اسلامیہ کی نسبت ان کا عقیدہ ہی نہیں۔ نہ پانچ وقت ان کے نزدیک فرض۔ نہ یہ اذکار فرض۔ نہ اتنی رکعات فرض۔

افسوس ہے۔ کہ خواجہ صاحب اور واحدی صاحب کو ایک بابی، ایک بہائی۔ ایک شریعت محمدیہ کے دشمن نے بنایا اور وہ دہوکہ میں آگئے۔ یا پھر یہ لوگ بھی اسلام کی نسبت ایسا ہی اعتقاد رکھتے ہیں۔ اور دراصل ملی بھگت ہے۔ اگر ان حضرات کا سچ مچ یہی عقیدہ اسلام کے متعلق ہے تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ اسے "راز درون سینہ" ہی نہ رکھیں۔ اور عوام کو دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ بلکہ اس کا اظہار کریں تا دنیا دیکھ سکے کہ ہر چکنو ڈالی

اذکروا محاسن موتاکم بالخیر

چوہدری نصر اللہ خاں صاحب ناظر اعلیٰ مرحوم و مغفور

حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی۔ آپ نے فرمایا۔ قطعت عنق اخیک۔ یعنی کسی کی تعریف کرنا ایسا ہی خطرناک فعل ہے۔ جیسا کہ کسی کو قتل کر دینا۔ مگر دوسری طرف خود ہی فرمایا۔ اذکروا موتاکم بالخیر۔ یعنی اپنے فوت شدہ لوگوں کی خوبیوں کا ذکر کیا کرو۔ ان دونو حدیثوں میں تطبیق یوں ہے۔ کہ تعریف کی ممانعت زندوں کے متعلق ہے۔ اور زندہ جب تک اس دارالابتلاء میں زندہ ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اپنی تعریف سنکر مغرور ہو جائے۔ اور تکبر میں مبتلا ہو کر تباہ ہو جائے۔ مگر جو شخص فوت ہو چکا ہے۔ اور اس دارالابتلاء سے گذر کر اس دارالاصطفاء میں پہنچ گیا ہے۔ اس کو تعریف سے کیا ڈر ہے کیونکہ وہاں نہ تکبر نہ غرور نہ بڑائی بلکہ اخواناً علیٰ سرر متقابلین کا کارخانہ ہوگا۔ اس لئے مردوں کی تعریف کا کوئی ڈر نہیں۔ بلکہ سراسر فائدہ ہی فائدہ ہے۔ کہ ان کی خوبیوں کے ذکر سے زندہ اصحاب متاثر ہو کر ان کے رویہ کو اپنا رویہ اور ان کے نمونہ کو اپنا نمونہ بنا کر ان کی خوبیوں سے متصف ہونے کی کوشش کرینگے۔ اور اس طرح قوم میں نسلاً بعد نسلٍ نیکیوں اور خوبیوں کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اس تمہید کے بعد میں اس حدیث کی تعمیل میں جناب حاجی چوہدری نصر اللہ خاں صاحب مرحوم کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جن کا انتقال پرملال دو اور تین ستمبر ۱۹۲۶ء کی درمیانی شب کے آٹھ بجے ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب موصوف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ مجھے ان کی سابقہ زندگی کے حالات سے پوری کیا ادھوری واقفیت بھی نہیں۔ اسلئے میں صرف اس عرصہ کا ذکر کرتا ہوں۔ کہ جب سے مجھے ان سے نیاز حاصل ہوا۔ گو میں نے چوہدری صاحب کو سب سے پہلے ۱۹۰۴ء میں گورداسپور کے مقام پر دیکھا تھا۔ جبکہ وہ ابھی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ اور کرم دین والے مقدمہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بطور صفائی کے گواہ کے پیش ہوئے تھے۔ مگر پوری طرح تعارف ان سے ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ جبکہ وہ اور میں ایک ہی ریزولیوشن کے ذریعہ مجلس معتمدین کے ممبر تجویز کئے گئے۔ یہ پہلا تعلق تھا جو مجھے سلسلہ عالیہ کے انتظامی کاروبار میں ان سے ہوا۔ پھر وہ مشیر قانونی تھے۔ اور میں بہشتی مقبرہ کا افسر ہوا۔ یہ دوسرا تعلق تھا۔ پھر میں کچھ عرصہ مجلس معتمدین کا سکرٹری رہا۔ اور مرحوم بہشتی مقبرہ کے افسر تھے۔ اس طرح ایک حیثیت سے وہ میرے ماتحت تھے۔ تو یہ تیسرا تعلق ہے۔ پھر وہ مجلس معتمدین کے پریذیڈنٹ تھے اور میں سیکرٹری۔ تو اس طرح میں ان کے ماتحت تھا۔ یہ چوتھا تعلق ہے۔ پھر بالآخر وہ ناظر اعلےٰ ہوئے اور خاکسار ناظر ضیافت ہو کر ان سے مل کر کام کرتا رہا۔ یہ پانچواں تعلق ہے۔ غرض مذکورہ بالا پانچ قسم کے تعلق تھے۔ جو ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۶ء تک مجھے چوہدری صاحب سے پڑتے رہے۔ ان تمام تعلقات میں ان کی طرز زندگی سے جو کچھ میں سمجھا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ چوہدری صاحب بعض خوبیوں میں نہایت ممتاز تھے۔ مثلاً آپ باوجود اس کے کہ قادیان میں آنریری کام کرتے تھے۔ اور کسی کام کا کوئی معاوضہ کبھی آپ نے نہیں لیا۔ مگر جس صیغہ میں آپ نے کام کیا نہایت پابندی وقت سے کیا۔ آپ وقت کے شروع میں آتے اور ختم ہونے کے بعد جاتے بلکہ موسم گرما میں صبح چھ بجے دفتر میں تشریف لاتے۔ اور بارہ بجے جبکہ دفاتر بند ہو جاتے۔ آپ دفتر ہی میں رہتے۔ اور عصر کی نماز پڑھکر گھر تشریف لے جاتے۔ روزانہ اتنا لمبا عرصہ کام کرنا ایک نہایت غیر معمولی بات ہے۔ دوسری بات جو میں نے محسوس کی ہے۔ وہ کام میں انہماک ہوتا ہے۔ چوہدری صاحب موصوف جس وقت کام کرتے تھے تو کام میں ایسے مشغول اور منہمک ہوتے تھے۔ کہ ارد گرد کے شور و شر یا اپنی طرف متوجہ کرنیوالی باتوں سے آپ متاثر نہ ہوتے تھے۔ اتنا انہماک شاذ و نادر ہی کسی میں دیکھا گیا ہے۔ تیسرا امر آپ کا وقت کو ضائع ہونے سے بچانا تھا۔ آپ جب تک دفتر میں تشریف رکھتے دفتر کا کام کرتے محض خالی بیٹھتے یا بے ضرورت کوئی کام کرتے میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ اگر کسی وقت دفتر میں فرصت کا وقت ملتا مثلاً محرر کاغذ تیار کر رہا ہوتا۔ تو جیب سے حمائل نکال کر تلاوت شروع کر دیتے۔ اس طرح مسجد میں سنتوں کے بعد امام کے انتظار میں خالی بیٹھنے کی بجائے حمائل جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتی تھی نکالکر تلاوت کرتے رہتے۔ چوتھی بات آپ کی کم گوئی ہے۔ آپ نہایت کم گو تھے۔ بے ضرورت بات کبھی آپ نہ کرتے تھے۔ میں نے بارہ برس کے عرصہ میں کبھی محسوس نہیں کیا کہ فلاں بات چوہدری صاحب زائد از ضرورت کر رہے ہیں۔ پانچویں بات جو آپ میں میرے تجربہ میں آئی ہے۔ وہ ساتھ ملکر کام کرنے والوں کا احترام تھا۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ باوجود شدید اختلاف کے کبھی آپ نے ملکر کام کرنے والوں کے ساتھ گفتگو یا تحریر میں ایسا طریق اختیار کیا ہو۔ جسے امناءً اور اخلاق کے خلاف کہا جاسکے۔ آپ بحیثیت میر مجلس مجلس معتمدین یا ناظر اعلیٰ اپنے ماتحتوں یا ملکر کام کرنے والوں کو ہدایات دینے کا قواعد کی رو سے حق رکھتے تھے۔ اور عدم تعمیل کی صورت میں مناسب جواب طلبی کر سکتے تھے۔ مگر جہاں تک میں نے دیکھا ہے۔ کبھی آپ نے اختیارات کو علوانہ طریق سے استعمال نہیں کیا ہے۔ اور آپ تلک الدار الآخرة نجعلھا للذین لا یریدون علواً فی الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقین کے سچے مصداق تھے۔ میں نے بارہا دیکھا۔ کہ دوران اجلاس میں باوجود مختلف موقعوں پر گرماگرم بحثوں کے وقوع پذیر ہونے کے آپ کی طبیعت نے کبھی حد اعتدال سے تجاوز نہیں کیا۔ اس امر کے متعلق چوہدری صاحب کی ایک بات مجھے ہمیشہ یاد رہے گی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ میں مفتی محمد صادق صاحب جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے کشمیر تشریف لے جانے کی وجہ سے قائم مقام جنرل سیکرٹری تھا اور چوہدری صاحب انجمن کے میر مجلس تھے۔ اور اس طرح میں آپ کی ہدایات کا پابند تھا۔ مگر آپ علاوہ میر مجلس ہونے کے بہشتی مقبرہ کے صیغہ کے افسر بھی تھے۔ اس حیثیت سے میں آپ کو اس صیغہ میں ہدایات دیسکتا تھا۔ ان ہدایات میں سے بعض ہدایات سے آپ کو اختلاف ہوتا۔ مگر پھر بھی آپ سکرٹری کا احترام کرتے ہوئے ان پر عمل کرتے۔ مگر کبھی کبھی عندالملاقات ہنس کر فرماتے کہ میں بحیثیت میر مجلس ہونے کے آپ کی ہدایات کو منسوخ کر سکتا ہوں۔ مگر عملاً کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ آپ نے کسی ہدایت کو اپنی دوسری حیثیت سے منسوخ کرنے کی کوشش کی ہو۔ اور یہ امر میں آپ کی نہایت امتیازی خصوصیت سمجھتا ہوں۔ چھٹا امر تعاون فی العمل ہے۔ مثلاً بعض دفعہ مجھے چوہدری صاحب کے ماتحت بہشتی مقبرہ کے صیغہ کے کسی کارکن کی جلسہ سالانہ کے کسی کام کے لئے ضرورت ہوتی۔ اور میں ان سے مستعار مانگتا اور ان کو عذر بھی ہوتا۔ تو بھی وہ تعاون کیلئے ہم کو اپنا آدمی دیدیتے۔ اور یہ امر ایک دو دفعہ نہیں۔ بلکہ متعدد مرتبہ وقوع میں آیا۔ جو لوگ دفاتر کے کام سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ اپنا آدمی دینے میں اہل صیغہ کس قدر انقباض کیا کرتے ہیں۔ ساتواں امر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکامات کی اطاعت ہے۔ اس کیلئے کسی مثال کی ضرورت نہیں۔ اتنا میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میرے تجربہ میں آیا ہے۔ کہ بحیثیت میر مجلس صدر انجمن احمدیہ و ناظر اعلیٰ تحریری اور زبانی یا تحریری متعدد ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کیطرف سے چوہدری صاحب کو ملتی تھیں۔ جن کی تعمیل کماحقہٗ پوری تندہی اور ہمہ تن توجہ سے چوہدری صاحب فرماتے تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ان سیاسی و انتظامی امور کے علاوہ چوہدری صاحب کی بعض ذاتی خوبیاں بھی قابل تذکرہ ہیں۔ آپ نماز باجماعت کے نہایت پابند تھے نماز جس خشوع و خضوع اور اطمینان سے پڑھتے تھے وہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو۔ آپ نے بڑھاپے میں قرآن مجید حفظ کیا تھا۔ قرآن کے مطالب و معانی کے حصول کا آپ کو بہت

شوق تھا۔ چنانچہ ایکدفعہ امرتسر میں مجھے فرمایا کہ مجھے کوئی قرآن پڑھادے تو میں اسکے پاس سارہ پڑھنے کو تیار ہوں گھر بھی نہ جاؤں گا۔ آپ نہایت متین تھے۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو علاوہ دنیوی انعامات مثلاً عزت وجاہت دولت اور اولاد کے قرآن کے حفظ اور حج بیت اللہ اور پھر سب سے بڑھ کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت مالی وحالی کی توفیق عطا فرمائی۔ علاوہ بعد وفات کے سینکڑوں آدمیوں کا خلوص قلب سے دعاء مغفرت کرنا اور حضرت خلیفۃ المسیح کا جنازہ پڑھنا اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا یہ ایسے انعامات ہیں۔ کہ بہت کم لوگوں کو ان سے حصہ ملتا ہے

این سعادت بزور بازو نیست ٭ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بالآخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کی مغفرت فرماکر اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماکر آپ کے قدم بقدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا سب کا انجام بخیر ہو۔ آمین ثم آمین ٭

(سید محمد اسحاق۔ ناظر ضیافت قادیان)

مستورات کا قابل توجہ فرض

(۱۹۲۶)

یہ ایک حقیقت ہے۔ جس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ اس زمانے میں جب کہ مذہب کی طرف سے لاپرواہی اور بے اعتنائی بے حد بڑھ گئی تھی۔ اور مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق اور نبیٔ اکرم محمد مصطفےٰ صلعم کی احادیث کو پورا کرنے کیلئے ایک ایسے شخص کو مامور کیا۔ جس نے جمود کو دور کرکے ایسی تڑپ مذہب اسلام کے لئے اپنے ماننے والوں میں پیدا کردی جس کی مثال آج سے تیرہ سو سال پیشتر ہی مل سکتی ہے۔ اس نے تمام دنیاوی رشتوں کو قطع کرواکر فقط یہی ایک لگن دل میں لگادی۔ اور ایسی لگادی کہ اس میں اپنے اپنے ظرف اور قابلیت کے مطابق کوئی بھی خالی نہ رہا۔ چاہیئے وہ بوڑھا تھا یا نوجوان اور چاہے وہ مرد تھا یا عورت سب کو ایک چشمۂ صافی پر لاکر کھڑا کردیا۔ اور بتادیا۔ کہ یہ دیکھو یہ تمہارے لئے آب حیات ہے جو اس میں سے پیئے گا وہ ہمیشہ کی زندگی پائے گا۔

یہ خدا تعالےٰ کا رحم تھا۔ کہ اس نے ایک مامور ہم میں بھیجا۔ جس نے ہم کو ہلاکت کے غار سے نکال کر ایک ایسی امن کی جگہ میں کھڑا کردیا۔ جہاں کوئی خطرہ نہیں۔ اس مقدس انسان نے اپنی ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نمونے سے گویا یہ بتایا ہے۔ کہ جس طرح میرے دل میں تم لوگوں کے واسطے تڑپ تھی۔ اور تمام دنیا کو سیدھے راستے پر لانے کے واسطے بعض اوقات لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین کی آیت کریمہ صادق آتی تھی۔ وہی تڑپ وہی جانگدازی وہی ہمدردی کیا ہم میں بھی ان ہستیوں کے لئے پیدا ہوئی ہے۔ جو اب تک اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوئیں۔ بلکہ بعضوں کو شاید اب تک اچھی طرح اس کا علم بھی نہیں ہوا ہے۔ اگر وہی ہمدردی وہی احساسات ہمارے قلوب میں نہیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کو تمام عالم کے واسطے تھے۔ تو واللہ ہم نے اس مقدس وجود کی تعلیم کو کچھ نہ سمجھا۔ اور ہمارے اوپر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ ہاں اگر ہم پر مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا اثر ہوا ہے۔ اور یقیناً ہوا ہے۔ تو ہم کو تبلیغ احمدیت اپنا فرض اولین سمجھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور جس نعمت عظمےٰ کو ہم نے محض خدا کے فضل سے پایا ہے۔ اسے دوسروں تک پہنچانا چاہیئے۔ کیونکہ مومن بخیل نہیں ہوتا۔ اور جو نعمتیں اور افضال الٰہی اس کو ملتے ہیں۔ وہ دوسروں کو ضرور اس سے حصہ دار بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لئے نمازوں اور دعاؤں میں اکثر جمع کے صیغے آتے ہیں۔ تاکہ مومن کو ہر وقت یہ خیال رہے۔ کہ وہ بخل نہ کرے۔ خود غرض نہ ہو۔ بلکہ جس طرح خدا ساری مخلوقات کا خدا ہے۔ اس کا نبی ساری دنیا کے لئے ہے۔ اسی طرح مومن بھی اپنے دل میں عام خلق اللہ کے لئے ہمدردی اور محبت رکھے ٭

اب دیکھنا ہے۔ کہ ہم نے اس تبلیغ کے فرض کو کہاں تک ادا کیا۔ ہر احمدی اپنے دل میں غور کرے۔ کہ واقعی خدا و خدا کا رسول جو ہم سے چاہتا ہے۔ ہم نے کیا یا نہیں۔ اس سے مجھے انکار نہیں۔ کہ احمدیوں نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں۔ اکثروں نے اپنے جسموں کو ظالموں کے پتھروں سے بغیر اف کے چھلنی کروادیا۔ اور اپنی جان تک دینے سے دریغ نہ کیا۔ اور بہتوں نے دیگر اقسام کے شدائد اور مصائب اٹھائے۔ مگر راستی کو نہ چھوڑا۔ یہاں تک کہ بعضوں کو ان مخالفوں نے مرنے کے بعد قبر میں بھی چین سے نہ رہنے دیا۔ اور لاش کو قبر سے نکال کر بے حرمتی کے لئے باہر پھینک دیا۔ یہ سب قربانیاں دراصل بہت بڑی قربانیاں ہیں۔ مگر پھر بھی کیا ان لوگوں کی قربانیوں سے ہم کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے سب کچھ کرلیا۔ بخدا ابھی بہت قربانیاں درکار ہیں۔ اور بہت ایثار کی ضرورت ہے سب سے زیادہ مجھے اپنی احمدی بہنوں سے دریافت کرنا ہے۔ کہ آخرش ہم جو امور خانہ داری اور بچوں اور ہانڈی چولہے میں ہر وقت لگی رہتی ہیں۔ کیا ہمارے ذمہ داری اسی قدر ہے۔ اور اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اسلام نے مرد عورت کو برابر بنایا ہے۔ اور وہ تبلیغ احمدیت اور دوسرے مذہبی کاموں میں اسی طرح حصہ لے سکتی ہیں۔ اور قرب خداوندی حاصل کرسکتی ہے۔ جس طرح کہ مرد۔ اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ ہماری بہت سی بہنیں بھی اس کو جانتی ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ کیا ہمارا کام نہیں کہ احمدیت کے روشن چراغ سے تیرہ و تار گھروں کو روشن کریں۔ اور یہ شمع ہدایت ان لوگوں کو جو اب تک اندھیرے میں بھٹکتے پھرتے ہیں دکھلا کر صراط مستقیم پر چلنے والا بنائیں ٭

تبلیغ احمدیت ہوتی ہے۔ ہوتی ہے اور ہوگی۔ مگر اس وقت بعض بعض جگہیں ہندوستان میں ایسی ہیں۔ جہاں صرف صوبے بھر میں سوائے ایک یا دو گھروں کے کوئی احمدی نہیں۔ میرا صوبہ ہی لیجئے۔ وہاں صرف ایک میرے والد صاحب مولوی محمد امیر صاحب ہیں اور کوئی نہیں۔ اور باوجود پیرانہ سالی ضعیف العمر اور دائم المریض ہونے کے اور باوجود اشد ترین مخالفین کے درمیان میں رہنے کے اور ہر طرح کا آرام اور عزت احمدیت کی خاطر کھو دینے کے اب بھی نہایت خوشی اور اخلاص کے ساتھ اپنے قول اور فعل سے دائم اور درم سے تبلیغ احمدیت کرتے رہتے ہیں اور کئی ایک شخص ان کی وجہ سے غلامان مسیح موعودؑ میں شامل بھی ہوتے ہیں۔ اس حالت میں ہم لوگوں کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارا کیا فرض ہے اگر مشرقی بنگال میں احمدیت ترقی کرسکتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ سادی و سچی تعلیم آسامیوں میں اثر نہ کرے۔ میرا خیال ہے کہ وہ زمین بہت زیادہ تبلیغ کے لئے موزوں ہے۔ صرف ایک مرتبہ ہل چلا کر بیج بو دینا ہے۔ پھر انشاء اللہ پھل پیدا ہوگا۔ جو اچھا ہی ہوگا۔ اگر کل احمدی مستورات اس کام کے لئے تیار ہوجائیں۔ تو کوئی مشکل بات نہیں کئی لاکھ کی جماعت میں ایک مبلغ کے لئے چالیس پچاس روپیہ فی ماہ جمع کرلینا کوئی مشکل کام نہیں۔ اگر ہمارے مرد بھائی اور جگہوں میں کام کررہے ہیں۔ تو ہم کو فرض شناسی تبلاتی ہے۔ کہ ہم بھی ہاتھ پیر ہلائیں۔ اور خدا کے راستے میں کچھ خرچ کرکے اس کے فضلوں کے حاصل کرنے والی ہوں۔ دیکھیں ہماری کتنی بہنیں اس آواز پر لبیک کہتی ہیں۔ اور کس قدر عملی حصہ اس میں لیتی ہیں۔ خدا کرے اس بات کو حضرت خلیفۃ المسیح بھی پسند کریں اور یہ خیال جو میرے دل میں اٹھا تھا اور الفاظ کی شکل میں کاغذ پر ظاہر ہوا ہے اپنا اثر دکھلائیں اور اثر جذب پیدا کریں اور جذب دلوں کو اس طرف پھیر دے۔ اور یہی بات احمدیت کی ترقی کا باعث ایسے صوبے میں ہو جائے۔ جہاں اس وقت اصلی اسلام کے ماننے والوں کی تعداد بہت قلیل ہے ٭

(خاکسار حمیدہ خاتون احمدی از ڈلہ آباد۔ بنت مولوی محمد امیر صاحب ڈبرو گڑھ آسام)

بزورِ شمشیر اسلام پھیلا یا ہندو دہرم

عیسائیوں اور آریوں کی دیکھا دیکھی بعض سناتن دہرمی ہندوؤں کو بھی اسلام پاک پر زبان طعن دراز کرنے کا شوق چرّایا ہے۔ اور شیش محل میں بیٹھکر فولادی گاڑی کے سواروں پر مٹی کے ڈھیلے پھینک کر اپنا نام سورماؤں کی فہرست میں لکھوانے کی ٹھانی ہے۔ اور یہ نہیں سمجھا۔ کہ مقابل فریق نے اگر ایک اینٹ بھی پھینک دی۔ تو آفت آجائیگی۔ لیکن خیر۔ اب جبکہ ان لوگوں نے اسلام اور اہل اسلام کے مُنہ آنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو ہمیں بھی ان کے دعووں اور حملوں کا جواب دینا ضروری ٹھہرا۔ اس لئے آج ہم اخبار "جاگرت" لائل پور کے ایک نوٹ کا جواب حوالہ قلم کرتے ہیں اسلام کا نیا معترض لکھتا ہے کہ:۔

"(۱) ہمارے مسلمان بھائی نت نئے سورج چڑھے چلاتے رہتے ہیں۔ کہ اسلام عالمگیر دہرم ہے۔ حالانکہ اسلام کی اشاعت کے لئے تیغ اور جہاد سے بھی کام لینا گناہ نہیں خیال کیا جاتا ہے۔ تو اریخ اس امر کی شاہد ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے (۲) یہ ہندو دہرم ہی ہے۔ کہ جس کی اشاعت کے لئے نہ تلوار کی ضرورت پڑی ہے۔ اور نہ گولیوں سے کام لیا گیا ہے (۳) اس ایشوری دہرم کے سدھانت (اصول) اس قدر اٹل اور مضبوط ہیں۔ کہ ان پر نکتہ چینی کی ہی نہیں جاسکتی الخ (جاگرت لائل پور - ۱۱ اگست ۱۹۲۶ء)

مدیر جاگرت نے اِن سطور میں تین دعوے کئے ہیں۔ اور لطف یہ کہ تینوں ہی غلط بلکہ اغلط ہیں۔

پہلا دعوےٰ کوئی نیا دعویٰ نہیں۔ بلکہ آریوں کی کاسہ لیسی اور اپنی بے سمجھی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اس دعویٰ بے دلیل کی ہزاروں بار دھجیاں اُڑائی جاچکی ہیں۔ اور علماء اسلام نے دلائل قاہرہ سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ اسلام جبر واکراہ کی تعلیم نہیں دیتا۔ مگر چونکہ مدیر جاگرت نے اپنے دعویٰ کی تائید میں کوئی دلیل نہیں دی۔ اس لئے ہم اس بارہ میں از خود لکھنا غیر ضروری سمجھ کر ذیل میں چند ایک غیر مسلم حضرات کی آراء درج کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اُمید ہے۔ کہ ان کا مطالعہ ایڈیٹر جاگرت کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہوگا اور وہ آئندہ اس قسم کی بے بنیاد اور پامال شدہ اعتراض کرنے سے اعراض کرینگے ۔

پادری ایکنسفیلڈ کی شہادت

سٹوڈنٹ والنٹیئر مشنری یونین کی کانفرنس لورپول ۵ر جنوری ۱۹۱۲ء میں کوہیر کے ایجسن فیلڈ رکن برلن مشنری سوسائٹی نے "مسئلہ اسلام" پر تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ:۔

"اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہم اپنے آپ کو یہ فریب دینا چھوڑ دیں۔ کہ اسلام کی فتوحات تلوار کی وحشیانہ طاقت کے ذریعہ سے حاصل کی گئی ہیں۔"

ایک ہندو مؤرخ کی گواہی

اسی طرح ایک ہندو مورخ نے تاریخ ہند مطبوعہ بنارس میں لکھا ہے کہ:۔

"یہاں ہم اتنا بتلا دینا چاہتے ہیں کہ اسلام دہرم پر یہ اعتراض کرنا کہ وہ تلوار کے زور سے دُنیا میں پھیلا۔ قطعاً ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے اصول وعقائد ایک علیحدہ چیز ہے۔ اور اسلامی سیاست وقوت کا ملکوں میں بڑھنا اور بات ہے۔"

(تاریخ ہند صفحہ ۶)

ابوالفتح بن ابی الحسن سامری کی شہادت

یہ شخص جس کی گواہی ہم ذیل میں درج کرنے لگے ہیں۔ مُسلمان نہیں بلکہ توریت کا پیرو سامری ہے۔ کہتا ہے کہ:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے صحابہ کرام نے مذہب کے متعلق کبھی کسی پر جبر واکراہ نہیں کیا اور نہ کبھی عہد شکنی کی۔" (تاریخ ابار الیہود)

پروفیسر رام دیو صاحب کی گواہی

یہ صاحب اپنے ایک لیکچر میں فرماتے ہیں کہ

"یہ غلط ہے۔ کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے۔ یہ امر واقع ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی بھی تلوار نہیں اُٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہو۔ تو آج کوئی پھیلا کر دکھائے۔"

(لیکچر ۱۰ر نومبر ۱۹۲۰ء مطبوعہ پرکاش لاہور)

یہی نہیں اس قسم کی بیسیوں شہادتیں نقل کی جاسکتی ہیں۔ مگر مدیر "جاگرت" کے اس دعویٰ کو (کہ اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے) غلط ثابت کرنے کے لئے یہ بھی کافی سے وافی ہیں۔ اور ہمیں اُمید ہے کہ آئندہ اس قسم کے بے ہودہ اور فرسودہ اعتراض جاگرت کے کالموں میں نظر نہ آئینگے۔

اب رہا یہ دعوے کہ:۔

"یہ ہندو دہرم ہی ہے۔ کہ جس کی اشاعت کے لئے نہ تلوار کی ضرورت پڑی ہے۔ اور نہ گولیوں سے کام لیا گیا ہے۔"

مگر جس طرح پہلا دعویٰ غلط اور بے بنیاد ثابت ہوا۔ اسی طرح یہ دعویٰ بھی صداقت سے خالی اور واقعات کے خلاف ہے، کیونکہ جن لوگوں نے ہندوستان کی قدیم تواریخ کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں۔ کہ ہندو سورماؤں نے بدھ مذہب کے خلاف کس شان سے تلوار ہاتھ میں لی۔ اور جیکارے بلاتے ہوئے بودھوں پر ٹوٹ پڑے۔ اور "اہنسا پرمو دہرما" کا وعظ کہنے والوں نے اس وقت تک دم نہ لیا۔ جب تک اس (بدھ مذہب) کو ملیامیٹ کر دیا اور اس کے ماننے والوں کو اگلے جہاں میں نہ پہنچادیا۔ لیکن جن لوگوں نے تاریخ ہند کا یہ بھیانک اور خونی باب نہیں پڑھا۔ ان کے لئے ہم چند سطور درج ذیل کرتے ہیں انہیں پڑھیں۔ اور ان "امن وصلح کاری کے امینوں" کی سفاکی پر آنسو بہائیں۔

شنکر دگ وجے میں لکھا ہے۔ کہ جب کمارل بھٹ نے راجہ سُو دہنوا کے دربار میں جاکر بودھوں کو میدان مناظرہ میں شکست دی۔ اور راجہ کو ہندو مذہب میں داخل کیا تو اس وقت اس شدھ شدہ نو مرید راجہ نے

"منکرین وید (جینی اور بودھ وغیرہ) کے مارنے کے لئے اپنے ماتحت اہل کاروں کو یہ حکم دے دیا کہ ہمالیہ کی سیتو بندر امیشور تک کے تمام ناستک اور بودھوں کے بچے سے بوڑھے تک جو بھی ملیں۔ ان کو مار ڈالو۔ اور اگر کوئی میرا ملازم ناستکوں کو بیخ وبُن سے اکھاڑنے سے مُنہ موڑیگا۔ تو وہ بھی مستوجب قتل ہوگا۔"

(رسالہ براہمن سروسو اڈاوہ ۲ صفحہ ۱۶)

یہ کوئی ملکی جنگ اور سیاسی لڑائی نہ تھی۔ بلکہ ہندو دہرم اور بدھ مذہب کا مقابلہ تھا۔ اور جب بودھوں کو مباحثہ میں شکست ہوئی۔ تو بجائے اسکے کہ راجہ سو دہنوا اپنی بدھ رعایا کو حلم اور معقولیت سے سمجھاتا اور قائل کرتا۔ اس نے سختی اور تشدد سے کام لیا۔ اور نئے مذہب کی تعلیم نے ایسا اثر کیا۔ کہ اپنی تمام قلمرو کے بودھوں کو قتل و غارت کر دینے کا قطعی حکم دیدیا۔

اب ایڈیٹر جاگرت ذرا بتلائیں تو سہی۔ یہ ملکی لڑائی تھی۔ یا رعایا باغی ہو گئی تھی؟ کہ کمارل بھٹ کا ہونہار شاگرد اس طور کی سفاکی اور غارت گری پر پل پڑا۔ جب یہ مذہبی معاملہ تھا تو پھر کیوں بودھوں پر اس قسم کی سختی اور تشدد جائز سمجھا؟ کیا اسی برتے پر یہ کہا جاتا ہے کہ

"یہ ہندو دہرم ہی ہے۔ کہ جس کی اشاعت کے لئے نہ تلوار کی ضرورت پڑی ہے۔ اور نہ گولیوں سے کام لیا گیا ہے۔"

اگر راجہ سو دہنوا کسی بدعہد دشمن کے ملک پر چڑھائی کرتا یا اسکی رعایا علم بغاوت بلند کرتی اور اس کے احکام سے روگرداں ہو جاتی۔ تو ایسی حالت میں اس کا یہ بہیمانہ اور وحشیانہ حکم

کسی حد تک قابل درگذر ہوتا۔ لیکن جب کسی بدعہد دشمن پر حملہ کیا۔ اور نہ ہی رعایا باغی ہوئی۔ تو اس کا محض اس وجہ سے کہ جس طرح اس نے تبدیل مذہب کر لیا۔ دوسرے بھی کر لیں۔ اور نہ کرنے پر قتل و غارت کر دئے جائیں۔ اس بات کی دلیل نہیں کہ ہندو دہرم کی "اشاعت کے لئے تیغ اور جہاد (بدھ) سے بھی کام لینا گناہ نہیں خیال کیا گیا)"؟

جب خود حاملان ویدنے غیروں کو محض مذہب قبول کرنے پر تلوار کے گھاٹ اتارا۔ تو ایسی حالت میں آج اہنی "شوربیروں" کی اولاد کا اسلام پر جبر کا طعن کرنا کیونکر بجا ہو سکتا ہے۔

پس جس طرح مدیر جاگرت کا پہلا دعویٰ باطل ثابت ہوا۔ اسی طرح پر دوسرا دعویٰ بھی بادر ہوا ہو گیا۔ اس کے بعد ان کا تیسرا دعویٰ کہ

"اس ایشوری (ہندو) دہرم کے سدھانت (اصول) اسقدر اٹل اور مضبوط ہیں۔ کہ ان پر نکتہ چینی کی ہی نہیں جا سکتی"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس وقت یہ فقرہ لکھا جا رہا تھا۔ اس وقت تحفۃ الہند مصنفہ مولوی عبید اللہ صاحب نو مسلم اور اخبار آریہ ویر راولپنڈی کے عام اور خاص نمبر جن میں کہ پورانک اصولوں پر تیز روشنی ڈالی گئی۔ بھول گئے تھے۔ وگرنہ یہ کیسے ممکن تھا کہ اس قسم کا پوچ دعویٰ زبان پر آتا۔

ہم اس دعویٰ کی تردید میں بہت کچھ لکھ سکتے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس "ایشوری دہرم" کے ایک ایک "اٹل اور مضبوط" "سدھانت" پر ایسی جرح کر سکتے ہیں۔ کہ تسمہ باقی نہ رہے۔ لیکن فی الحال مدیر جاگرت کو تحفۃ الہند اور آریہ ویر راولپنڈی کے پچھلے نمبروں کے مطالعہ کرنے کا ہی مشورہ دیتے ہیں۔ ہاں اگر ان کو پڑھکر بھی یہ اپنے دعویٰ کو بڑے زیادہ وقعت دیں۔ تو ہم انہیں منہ مانگے دلائل دینگے۔ اور انہی کی مسلمہ کتب سے بتلا دینگے۔ کہ "اٹل اور مضبوط" "سدھانت" اس طرح پامال کئے جاتے ہیں۔

فضل حسین احمدی۔ مہاجر قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

قبل ازیں اطلاع دی جا چکی ہے کہ انشاء اللہ العزیز اس سال امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہو گا۔ جس کے لئے چشمہ معرفت اور لیکچر لنڈن (احمدیت) مقرر ہیں۔ لہذا احباب امتحان کی تیاری مکمل کر لیں۔ میں عنقریب تاریخ امتحان کا اعلان کرنیوالا ہوں۔ جن اصحاب نے امتحان میں شامل ہونا ہے۔ وہ اپنا نام معرفت سکرٹری جماعت مقامی نظارت ہذا میں جلد بھجوا دیں۔ خاکسار شیر علی ناظر تعلیم و تربیت

بیرونی جلسوں کی رپورٹوں کے متعلق اعلان

مجھے اس بات کی اپنے احباب سے بجا طور پر شکایت ہے۔ کہ وہ جلسے اور مباحثے تو مقرر کر لیتے ہیں۔ اور بڑے اصرار کے ساتھ مبلغین کو مرکز سے بلاتے ہیں۔ گو یہ اچھی بات ہے۔ کیونکہ اس سے بیرونی احمدیہ جماعتوں کی تبلیغی حرکت و حمیت اور جد و جہد کا اندازہ ہوتا رہتا ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ ان جلسوں اور مباحثوں کے اثرات اور نتائج سے یا تو مطلقاً آگاہ نہیں کرتے۔ اور یا اگر کرتے ہیں۔ تو بہت تاخیر سے اور اس قدر دیر کے بعد روئداد بھیجتے ہیں۔ کہ اس کی اشاعت چنداں مفید نہیں رہتی۔ گویا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دفتر دعوت و تبلیغ کا فرض مبلغین کا بروقت روانہ کر دینا ہے۔ اور اس کا یہ حق نہیں۔ کہ اسکو مبلغین کی تقاریر اور مقامی حالات سے جو ان لیکچروں کے نتائج میں پیدا ہوئے ہوں۔ آگاہ کیا جائے۔ یہ ایک بہت بڑا نقص ہے۔ میں اس نقص کو دور کرنے کے لئے احباب سے پرزور درخواست کرتا ہوں۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جہاں کوئی جلسہ یا مباحثہ ہو۔ یا کسی مبلغ کی تقریر ہو۔ اس کی روئداد اختتام جلسہ یا مباحثہ کے بعد تین دن کے اندر اندر دفتر دعوت و تبلیغ میں روانہ کر دی جائے۔ اور اس کی ایک نقل اسی عرصہ کے اندر ایڈیٹر صاحب الفضل کے نام بھی بغرض اشاعت بھیجی جائے۔ روئداد مطلوبہ کا مختصر اور دلچسپ پیرایہ میں ہونا ضروری ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ کوئی خلاف واقعہ بات لکھی جائے۔ اور نہ ہم اپنے احباب سے یہ توقع رکھتے ہیں۔ روئداد میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق کسی قدر تفصیل سے ذکر کیا جائے۔

اسمائے مبلغین۔ مضامین جلسہ یا مباحثہ۔ مخالفین کی کوشش اور اس کا نتیجہ۔ تعداد حاضری۔ مبلغین کا انداز بیان اور حاضرین پر اس کا اثر۔ طبقہ امراء و عمائدین شہر و مقامی حکام کا مبلغین سے سلوک اور مبلغین کا ان پر اثر۔ احمدیت اور بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لوگوں کے عام خیالات ان امور کے علاوہ کوئی اور خاص بات ہو تو اس کا ذکر بھی کیا جائے غرض روئداد کا ہر جہت سے مکمل اور دلچسپ ہونا ضروری ہے دفتر دعوت و تبلیغ میں جو روئداد بھیجی جائے۔ اس کے ساتھ یہ نوٹ ہونا لازمی ہے۔ کہ اسکی نقل دفتر اخبار الفضل میں بغرض اشاعت بھیجدی گئی ہے۔ ورنہ عدم اشاعت کی وجہ سے احباب کی شکایات پر توجہ کرنے میں تاخیر ہو گی۔ جس کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔ والسلام

فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ

حصہ وصیت میں اضافہ

(۱) مولوی عبد الخالق صاحب برجیت پور ریاست کپورتھلہ۔ میری سابقہ وصیت جائداد کی $\frac{1}{10}$ حصہ کی ہے۔ اب اپنی حسب ذیل جائداد کے $\frac{1}{5}$ حصہ کی وصیت آج سے کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو قبضہ دیتا ہوں۔ تفصیل جائداد:۔ اراضی تعدادی ۲۶ گھماؤں از قسم چاہی۔ سکنی آبادی واقعہ برجیت پور تقریباً ۲ کنال۔ مکانات سکنی واقعہ قادیان ۲ عدد ٭

(۲) میاں عبد الرحمٰن صاحب رساکپور۔ میں نے اپنی آمدنی [illegible] روپیہ ماہوار کے بموجب ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ معرحہ خطبہ جمعہ اپنی وصیت کے چندہ کو بجائے $\frac{1}{10}$ کے فی الحال $\frac{1}{9}$ کر دیا ہے ٭

(۳) چودہری نور احمد خان صاحب محرر لنگر خانہ قادیان چونکہ جائداد کے علاوہ میری ۳۰ روپیہ ماہوار آمد بھی ہے لہذا میں اگست ۱۹۲۶ء سے اپنی آمدنی کا $\frac{1}{10}$ حصہ بھی تازیست بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور بوقت وفات میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ٭

(۴) بابو سراج الدین صاحب نے وصیت ۱۰۵۸ سنہ ۱۹۲۱ء میں اپنی جائداد قیمتی اندازاً ۳۳۱۲۵ روپیہ کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی۔ اب اپنی ایک سو روپیہ ماہوار آمدنی کے بھی $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت فرما دی۔ اسی طرح بوقت وفات جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کی بھی ٭

(۵) بابو اعراف اللہ صاحب سب پوسٹماسٹر کالا باغ جنہیں صرف $1\frac{1}{2}$ سال داخل سلسلہ ہوئے گذرا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تقاریر سے متاثر ہو کر زندگی میں اپنی ماہوار آمد کے $\frac{1}{10}$ حصہ اور وفات پر ترکہ کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتے ہیں ٭

(۶) ملک احمد حسین صاحب نیروبی (افریقہ) سے لکھتے ہیں۔ میں نے یکم مارچ سے $\frac{1}{10}$ حصہ آمد کی وصیت کی تھی۔ یکم جون سے اللہ تعالیٰ نے مجھے $\frac{1}{9}$ حصہ کی توفیق دی تھی۔ اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اپنی آمدنی کے $\frac{1}{8}$ حصہ کی وصیت پر موفق ہوا ہوں۔ یکم اگست سنہ ۲۶ء سے اس آخری حصہ پر عملدرآمد شروع ہوا ہے ٭

ایہا الاحباب! دین کے لئے مالی قربانیاں کرنیوالے جملہ مذکورہ بالا احباب کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص اور ایمان میں ترقی بخشے۔ اور ان کی ہر قسم کی مشکلوں کو دور فرما کر انہیں روحانی۔ جسمانی۔ مالی۔ غرضیکہ ہر قسم کی ترقیات عطا فرمائے اور انہیں بھی اور تمام دوسرے افراد سلسلہ کو بھی بیش از بیش طریق پر

136

اقتباسات

آریہ اپنی مذہبی تعلیم سے روگردانی کر رہے ہیں

وروں کی ضرورت

عـ۱ـ ایک بیوہ اگروال۔ جینی گرگ گوتر عمر ۱۴ سال متمول خاندان تندرست خوبصورت اس کے لئے دیگمبر جین ہونا چاہیے۔ عـ۲ـ ایک بیوہ دیش اگروال عمر ۱۹ سال بمعہ ایک بچہ عـ۳ـ بیوہ قوم برہمن نہایت خوبصورت عمر بیس سال ایک بچہ۔ عـ۴ـ بیوہ قوم برہمن نہایت خوبصورت خواندہ عمر ۲۶ سال بمعہ ایک بچہ۔

جوالا پرشاد سیکرٹری ودھوا سہایک سبھا وآشرم دہلی محلہ دریا گنج

(دیتیج ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء)

ودھوا وواہ

پنڈت کپور ارام سوضع باڑیاں پتہ چوکی منیار تحصیل ہمیرپور کا شریمتی پاربتی دیوی کے ساتھ مورخہ ۲۶ پھاگن کو ویدک ریتی سے پنر وواہ کیا گیا۔ یہ شادی پنڈت گنگارام صاحب مینجر آریہ سماج ہٹلی نے کروائی۔ پنڈت جھوڈو رام صاحب مینجر امیبیڑہ داپ پردہان ٹھاکر نرائن سنگھ وعشری ٹھاکر کرپارام جی دنیدت دیارام سناتن دھرمی ان کے پروہت شادی ہذا میں شامل تھے حاضری تقریباً دوصد مرد وزن پر مشتمل تھی۔ پنڈت گنگارام صاحب مینجر نے دیا کھیان کیا۔ جس کا اثر سناتن دھرمی ودیگر حاضرین پر اچھا ہوا۔ یہ سب نتیجہ مرحوم شریمان پنڈت امیں چند جی اپدیشک کا ہے۔ (جھنداداس خزانچی ہیڈ ماسٹر)

(آریہ گزٹ لاہور ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء)

ان اعلانات کے مضامین ستیارتھ پرکاش کے حسب ذیل اقتباس کی روشنی میں پڑھیے۔ پھر بتایئے کہ کیا آریہ سماج اگر اور نہیں تو اپنے ہی سوامی جی کی تعلیم پر کاربند ہے یا نہیں۔ پنر وواہ کے نقائص بیان کرتے ہوئے سوامی جی فرماتے ہیں۔ پہلا عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لیں گے۔ دوسرا۔ جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کی بابت پہلے خاوند کی جائداد کو اڑا لے جانا اور ان کے کنبہ والوں کا ان سے جھگڑا کرنا۔ تیسرا بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان بھی مٹ کر ان کی جائداد کا برباد ہو جانا۔ چوتھا۔ پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہونا۔ اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر بواہ یا ایک سے زیادہ بواہ کبھی نہیں ہونے چاہئیں۔ (ستیارتھ پرکاش صـ۱۳۰ـ باب چہارم)

سندھی جوتے کا خوف

دہلی سے محمد علی صاحب کا اعلان جاری ہونے سے گلی گلی میں یہ چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کہ جب محمد علی صاحب کراچی اترے تو ظفر علی خاں کی مرمت کا قصہ یاد آگیا۔ فوراً حکمت عملی سے کام لیا۔ انہدام آثر و مزارات حرمین شریفین کا ذکر چھیڑ کر خوب روئے۔ اپنی پچھلی غلطی کی معافی مانگی اور اس طرح سندھی جوتے سے جان بچائی۔ اب دہلی پہنچ کر پھر وہی نجدی ٹکڑے۔ پیٹ میں مروڑ پیدا کرنے لگے۔ اسی سلسلہ میں یہ خبر بوثوق معلوم ہوئی ہے۔ کہ ابن سعود نے علی برادران کو دائمی وثیقہ لکھ دیئے ہیں۔ جو ماہ بماہ افضل سے سیٹھ حاجی عبداللہ ہارون صاحب وصول کر کے علی برادران کو پہنچا دیا کرینگے۔

(غالب ۵ ستمبر ۱۹۲۶ء)

اردو سے ضد

ہندوستان بھر میں کوئی صوبہ ایسا نہیں ملیگا۔ جس میں اردو بولی یا کم از کم سمجھی نہ جاتی ہو۔ اس لئے اسے ہندوستان کی مشترک یا عام زبان کہنا بے جا نہ ہوگا۔ مگر بدقسمتی سے ہندوؤں میں یہ جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اردو کو بالکل مٹا دیا جائے۔ کیونکہ اردو مسلمانوں کے عہد حکومت میں پیدا ہوئی تھی۔ اس بناء پر ہندو اس کو مسلمانوں کی زبان سمجھنے لگے ہیں۔ اس وقت اردو کے خلاف سب سے زیادہ جذبہ آریوں میں پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس زبان کو مٹا دیا جائے۔ لالہ ہردیال ایم۔ اے نے تو اپنی قوم کو یہاں تک مشورہ دے دیا۔ کہ تمام ہندو اردو پڑھنا چھوڑ دیں۔ جملہ اردو اخبارات بند کر دیئے جائیں۔ تاکہ مجبوراً سب کو سنسکرت سیکھنی اور بولنی پڑے۔ ہردیال جی کے اس مشورہ کو آریہ قبول تو کرتے ہیں۔ مگر وہ سردست اپنے میں اتنی شکتی نہیں دیکھتے۔ جو اس مشورہ پر کاربند بھی ہو جائیں۔

(وکیل ۱۱ ستمبر ۱۹۲۶ء)

عورتوں کے متعلق نیا قانون

انگلستان میں گذشتہ نصف صدی میں اس پرانی ضرب المثل کا زور بہت گھٹ گیا ہے۔ کہ خاوند اور بیوی قانون کی نگاہوں میں واحد ہستی ہیں۔ اور وہ واحد ہستی دراصل خاوند ہے۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ شادی ہونے پر بھی بیوی کی اپنی جائداد خود بخود خاوند کی ملکیت نہیں بن جاتی۔ بلکہ وہ اسے اسی طرح آزادی کے ساتھ فروخت کر سکتی ہے۔ جیسے کہ کوئی مرد یا کنواری عورت فروخت کرتی ہے۔ البتہ بیوی پر الگ حیثیت میں مقدمہ چل سکتا ہے۔ لیکن بعض دیوانی جرائم میں جن کا ارتکاب بیوی کرے۔ بیوی کے ساتھ اس کے خاوند پر بھی مقدمہ چلایا جاتا ہے مثلاً اگر بیوی توہین یا غفلت یا دخلت کے جرائم کی مرتکب ہو تو اس کے ساتھ اس کے خاوند پر بھی مقدمہ چلایا جاتا ہے اور مقدمہ دائر کرنیوالے کا ڈگری اور خرچہ خاوند کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن خاوند کو یہ روپیہ اپنی بیوی سے وصول کرنے کا حق نہیں ہوتا۔ لیکن اب ایک ایسا قانون بنایا جا رہا ہے جو اگر منظور ہو گیا۔ تو بیوی کے مذکورہ بالا قسم کے جرائم کی ذمہ داری سے اس کا خاوند محفوظ رہے گا۔

(وکیل ۱۱ ستمبر ۱۹۲۶ء)

مسلمانوں کا عقیدہ

حضرت شری کرشن مہاراج نہ تو محض ہیرو تھے اور نہ اوتار بلکہ اسلامی نقطہ خیال سے ایک ایسی مقدس ہستی تھے یا ہیں جنہیں نبی کہا جا سکتا ہے۔ اور فی الحقیقت ہندوستان کے نبیوں سے ایک نبی تھے۔ کیونکہ قرآن مجید میں کہا گیا ہے۔ کہ دنیا کی مشہور امتوں میں سے کوئی بھی ایسی امت نہیں۔ کہ جس میں کوئی ہادی اور نبی نہ بھیجا گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی امت کے تسلیم شدہ نبی سے انکار نہیں کر سکتے۔ اور نہ ایسے نبیوں میں کوئی فرق کرنا جائز ہے۔ اسی ہدایت اور ارشاد قرآنی کے مطابق ہم نے مہاراج کرشن جی کو ہندو دھرم کا نبی سمجھ کر علیہ السلام کے امتیازی نام سے یاد کیا ہے۔ کیونکہ ہماری رائے میں وہ نبیوں کے اس گروہ میں تھے۔ جو اس وقت مسلمانوں اور عیسائیوں کے نبی کہلاتے ہیں۔

(ایشیا ۵ ستمبر ۱۹۲۶ء)

دعا سے توہین

ایک عورت نے جو پبلک کتب خانہ کی منتظمہ تھی بعض قابل اعتراض کتابیں کتب خانہ میں داخل کرنے کی وجہ سے لوگوں کو ناراض کر دیا۔ اس پر ایک پادری صاحب نے اس کے حق میں دعا مانگی۔ دعا کو توہین سمجھ کر خوبصورت منتظمہ کتب خانہ نے پادری صاحب پر ۲۰۰ پونڈ کا دعویٰ دائر کر دیا۔ دعا کے الفاظ یہ تھے۔ اے خدا تو منتظمہ پر اپنی مہربانی کر اور اس کو تمام گناہوں سے پاک کر اور اسکو اپنے عہدے کے قابل بنا۔

(آریہ گزٹ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء)

(اشتہارات)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

(اشتہارات)

بعدالت پنڈت کندن لال بشٹ بی۔ اے صاحب
ڈسٹرکٹ جج بہادر حصار

رحیم بخش ولد روڈا نیلگر ساکن بھوانی ہالو بازار۔ دیوالیہ

بنام

بتا ولد رادہاکشن قوم مہاجن ساکن قصبہ بھوانی ہالو بازار
(۲) راماں ولد نامعلوم پنساری " " " "
(۳) پتنی رام ولد نامعلوم مہاجن " " " "
(۴) مانو ولد نامعلوم پنساری " " " "
(۵) شنکر سکھ دیو بازار " " " "
(۶) گھنشا مداس ولد نامعلوم " " " "
(۷) ارجن ولد شلو پرشاد قوم مہاجن " " " "
(۸) نرسنگھ داس ولد نانک " " " "
(۹) لالا ایشور داس ولد دیوا گھی فروش " " " "
(۱۰) خلیفہ شمس الدین ولد نامعلوم رنگریز " " " "
(۱۱) عبد الرحمن ولد حاجی کریم بخش رنگریز " " " "
(۱۲) اللہ دیا ولد نتھن نیلگر " " " "
(۱۳) عبد الغفور ولد حاجی کریم بخش نیلگر " " " "
(۱۴) لالہ دیوی دتا حلوائی سکنہ " " " "
(۱۵) لچھمی نارائن ولد خوبی رام قوم مہاجن " " " "
(۱۶) جمعے ولد روڑا قوم نیلگر " " " "
(۱۷) کندن ولد نامعلوم قوم برہمن " " " "

درخواست دیوالیہ

رحیم بخش ولد روڑا نیلگر نے درخواست دیوالیہ عدالت ہذا میں دیدی ہے۔ جو کہ درج رجسٹر کی گئی۔ قرض خواہاں کی اطلاع کے لئے ضروری ہے۔ کہ بذریعہ اشتہار اطلاع دی جاوے ۱۵/۱۱/۲۶ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی کریں۔ ورنہ کارروائی ضابطہ عمل میں آویگی ۔

آج بتاریخ ۹/۹/۲۶ کو بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا ۔ مہر عدالت دستخط حاکم

مشینری اور زراعتی آلات

نوایجاد آلات آہنی رہٹ رہلٹ، چارہ کترنے کی مشینیں (ٹوکے) زراعتی فارم کے نمونہ کے آہنی ہل، اور پچھے بیری رقبوں کے لئے جھلاریں۔ کماد پیڑنے کے بیلنے جات خرس (بیل چکی) بادام روغن بیویاں اور چاولوں کی مشینیں منگوانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمایئے۔ ہر قسم کی ڈھلائی لوہے اور پیتل کا کام بھی کرایا جاتا ہے ۔

ایم۔ عبد الرشید اینڈ سنز تاجران مشینری احمدیہ بلڈنگ نسبت روڈ لاہور پنجاب

نیرٹ بہراپن رجسٹرڈ

کم سننے کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ درد۔ بھاری پن۔ ورم خشکی کھجلی سنسناہٹ آوازیں آنے۔ پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی صفحہ دنیا پر صرف ایک اکسیر اور بے خطا دوا ملب اینڈ سنز پیلی بھیت کارخانہ کرامات ہے۔ فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی ایک ساتھ منگانے پر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی منجن مسوڑوں سے خون جانے۔ درد۔ پانی لگنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی ہمیشہ استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۸/ دھوکہ بازوں ٹھگوں سے ہشیار۔ مرض مرکا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔ پتہ :- کان کی دوا۔ ملب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی

طاقت کی مشہور معروف دوائی
سلاجیت خالص

قیمت فی چھٹانک دو روپے بارہ آنے۔ آدھ پاؤ پانچ روپے۔ پاؤ بھر نو روپے معہ محصولڈاک ۔

پتہ

حکیم حاذق علم الدین سندیافتہ پنجاب یونیورسٹی
محلہ قلعہ امرت سر

خیاطی پیشہ احباب کو خوشخبری،

اس فن کے شوق رکھنے والے اور عام درزی صاحبان کی سہولت کیلئے ہمارے پاس سلائی کی مشین سکینڈ ہینڈ نہایت پائدار مضبوط خوبصورت فروخت ہوتی ہیں۔ بلحاظ پائداری مضبوطی کے قیمت نہایت کم تاکہ ہر ایک حاجتمند فائدہ اٹھا سکے۔ ہاتھ سے چلانے والی قیمت پچاس روپیہ پاؤں سے کام کرنیوالی قیمت ساٹھ روپیہ بمحصول پیکنگ بذمہ خریدار ۔

نوٹ :- دس روپیہ ہمراہ آرڈر آنے پر تعمیل ہوگی۔ جو دوست کل قیمت پہلے روانہ کرینگے۔ انکو محصول پیکنگ معاف

المشتہر

احمدیہ امپورٹ ایجنسی اینڈ جنرل ورکس شاہجہان پور

آنکھ کی بے نظیر دوائی،

خدا کے فضل سے آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ۔ محصولڈاک بذمہ خریدار ۔

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

حب اٹھرا

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر اسقاط کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانجھ پن کمزوری رحم سے ہوں (۶) جن کے بچے کمزور بدصورت پیدا ہوتے ہیں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گولیوں کا استعمال اشد ضروری ہے۔ فی تولہ عہ تین تولہ کیلئے محصولڈاک معاف چھ تولہ تک خاص رعایت

سرمہ نور العین

اس کے اعلےٰ اجزاء موتی و ہیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش۔ ناخونہ۔ پھولا ضعف چشم۔ پڑوال کا دشمن ہے۔ موتیا بند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدار پانی کے روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا کرنا اور زیبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے عہ ۔

مفرح عروس زندگی

معدہ کے تمام نقصوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ۔ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن۔ جگر کو طاقت دینے والی۔ جوڑوں کے درد و نقرس کے درد سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضاء رئیسہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیہ عہ +

مقوی دانت منجن،

منہ کی بدبو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کیسی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلتے ہوں۔ گوشت خورہ سے تنگ آ گئے ہوں۔ دانتوں سے خون آتا ہو یا پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو۔ اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ ؎

المشتہر

نظام جان بن حافظ عبد اللہ جان معین الصحت قادیان

ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۹ ستمبر۔ انجینیروں کے نمائندہ نے اعلان کیا۔ کہ جنرل کونسل کے ارکان غدار، بزدل، کمزور اور احمق ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے تمام ہڑتال کو ختم کر کے کان کنوں کے مفاد کو فروخت کر دیا ہے۔ وہ ہڑتال کی شدت نتایج کا مقابلہ نہ کر سکے۔ اور انہوں نے سیموئل کی یادداشت منظور کر لی +

دمشق کی تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ فرانس کی دو پلٹنیں باغی ہو گئیں۔ فوج کے اکثر حصہ نے کمان کا حکم ماننے اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ ان پلٹنوں میں زیادہ تر حلب اور بیروت کے سپاہی تھے +

طہران ۹ ستمبر۔ حکومت کے راستہ میں سیاسی دقتیں بدستور قائم ہیں۔ وزیر اعظم مصطفےٰ الملوک نے چوتھی مرتبہ پھر اپنا استعفےٰ داخل کر دیا ہے۔ باوجودیکہ مجلس نے ان پر اعتماد ظاہر کیا ہے۔ لیکن ان کی مرتب کی ہوئی وزارت کو وہ پسند نہیں کرتی۔ اور وزیر اعظم وزارت بدلنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ شاہ نے استعفےٰ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے +

عربی روزنامہ "ندا الشعب" نے ایک تازہ محاربہ کی تفصیلات شائع کی ہیں۔ جو فرانسیسیوں اور مجاہدین شام کے درمیان کوہستانی علاقہ کے اندر واقع ہوا۔ اس زبردست محاربہ میں ۳۲۲ مجاہدین کام آئے۔ اور علاوہ ایک ہزار مقتول کے فرانسیسیوں کے ۱۵۷ آدمی قید ہوئے۔ کچھ آلات حرب و سامان خورد و نوش بھی ہاتھ لگا +

ٹوکیو۔ ۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حال میں جو طوفان آیا تھا۔ اس کی وجہ سے ۱۳۳ آدمی ہلاک ہوئے۔ ۹ لاپتہ ہیں اور ۵۹ زخمی ہوئے۔ ۴۲۵ عمارتیں تباہ ہوئیں۔ اور ۶۳۰ کو نقصان پہنچا۔ ابھی تک راستے صاف نہیں ہوئے۔ اور مزید نقصانات کی تفصیل معلوم ہونی باقی ہے +

لنڈن۔ ۹ ستمبر (پاینیر کا خاص تار) انگریزی کروزر ان انگریزی جنگی جہازوں کو چھڑانے کیلئے معہ فوجی امداد کے روانہ کئے گئے ہیں۔ جن کو بمقام وان سین ایک چینی جرنیل نے گرفتار کر لیا ہے +

رگبی جنگ کے بعد انگلستان میں اب تک ۵۸۴۶۹۹ مکانات تعمیر ہوئے۔ اس تعداد میں سے ۳۴۸۶۰۵ مکانات غیر سرکاری طور پر بنائے گئے ہیں +

میڈرڈ ۸ ستمبر۔ جرنیل پریمو ڈی ریورا نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ امن و امان کامل طور پر بحال ہو گیا ہے۔ بادشاہ نے ایک فرمان کی رو سے مارشل لا منسوخ کر دیا ہے۔ اور حکومت بارہ ہزار فوج کو جو مراقش سے متعلق تھی۔ مراقش بھیج رہی ہے۔ بادشاہ آج رات سان سباسٹیس کی طرف جا رہا ہے +

لنڈن ۱۰ ستمبر۔ لنڈن میں جو تابوت لارڈ کچنر کے تابوت کے نام سے آیا تھا۔ وہ برطانیہ سے کبھی باہر نہیں گیا۔ ۱۹۲۰ء میں مسٹر پاور نے کرکوال میں اسے خریدا تھا اور ۲۷ جولائی ۱۹۲۶ء تک وہ برابر کرکوال ہی میں رہا۔ ۲۷ جولائی کے بعد کرکوال سے وہ نیوکیسل بھیجا گیا۔ اور پھر وہاں سے لنڈن لایا گیا۔ مسٹر پاور جن ایام میں ناروے گئے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے سینٹ اور منجر میں ایک مصنوعی نماز جنازہ کا انتظام کیا۔ اور بعدہ ایک تابوت جس پر یونین جیک تھا۔ برلن جانے والے جہاز پر رکھا گیا +

میڈرڈ۔ ۱۱ ستمبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ جمعیت اقوام سے اسپین کی علیحدگی کا آج اعلان کر دیا جائیگا +

لنڈن ۱۰ اگست۔ ایوننگ سٹینڈرڈ کا بیان ہے کہ ایک ایسے برقی آلہ کی ایجاد ہوئی ہے۔ جس کے ذریعہ سے دور دور کے مقامات سے گفتگو کرنے والے ایک دوسرے کے چہروں کی تصاویر بھی دیکھ سکیں گے۔ ایک سال تک یہ آلہ پورے طور پر قابل استعمال ہو جائے گا +

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۹ ستمبر۔ زیر دفعہ ۴۰۹ تعزیرات ہند ایک سرکاری ملازم لابھ سنگھ چٹھی رساں لاہور پر غبن کے الزام میں فرد قرارداد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ ملزم پر یہ الزام ہے کہ اس نے مختلف رقوم کا جن کی مجموعی تعداد تین ہزار روپیہ تک پہنچتی ہے۔ غبن کیا ہے۔ یہ روپیہ ہانگ کانگ سے بذریعہ ڈاکخانہ لاہور تحصیل کے دیہات میں رہنے والے باشندگان کے لئے آیا تھا۔ ان باشندگان میں اکثر ان پڑھ عورتیں ہیں۔ استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ ملزم نے اس روپیہ کا غبن کیا ہے اور ڈاکخانہ میں جعلی رسیدات بطور اصلی پیش کی ہیں +

شملہ۔ ۹ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ماہ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے پہلے ہفتے میں مسٹر جے کریار ہوم سیکرٹری کے اپنی خدمات سے سبکدوش ہونے پر مسٹر ایچ جی ہیگ جائنٹ ہوم سیکرٹری ان کے جانشین ہونگے +

خواجہ غلام السیدین صاحب بیرسٹر پنجاب یونیورسٹی سنڈیکیٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد اس مطلب کی پیش کرینگے۔ کہ یونیورسٹی پنجاب کے تعلیم یافتگان میں وسیع بیکاری کی تحقیقات اور اس کے تدارک کی تجاویز مرتب کرنے کی غرض سے ایک کمیٹی مقرر کی جائے +

شملہ ۹ ستمبر۔ ریلوے بورڈ نے حسب معمول سال ۲۶-۱۹۲۵ء کی آمدنی کے اعداد و شمار کا ابتدائی تخمینہ شائع کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ سرکاری ریلوں کی سال زیر رپورٹ میں کل آمدنی ۹۹¾ کروڑ روپیہ ہے +

کشمیریوں اور افغانوں کا اسرائیلی ہونا مسلمہ ہے۔ اب ایک ہندو اخبار نے شائع کیا ہے۔ کہ اہل جاپان بھی یعقوب علیہ السلام کے گھرانے میں سے ہیں +

الہ آباد ۸ ستمبر۔ غازیپور کے چند ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف سب جج کی عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ جس میں یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ یہ اعلان کر دیا جائے کہ ان کو مسجدوں کے سامنے باجہ بجانے کا حق ہے۔ مسلمان مقدمہ کی جوابدہی کر رہے ہیں +

لاہور ۹ ستمبر۔ لاہور میونسپلٹی کے تعلیمی بورڈ نے حکومت سے درخواست کی ہے۔ کہ لاہور کے مختلف حصص میں مفت ریڈنگ روم اور عمدہ لائبریریاں کھولی جائیں۔ میونسپلٹی کے زیر تحت اس وقت لاہور میں ۵ لائبریریاں ہیں۔ اہالیان شہر کے فائدہ کے لئے دو اور لائبریریاں قائم کی جائیں گی۔ اگر حکومت نے اس سال منظوری دیدی۔ تو آئندہ سال کے تعلیمی بجٹ میں بیس ہزار روپیہ کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ جس سے گشتی لائبریریوں کا بندوبست کیا جائیگا +

لاہور ۱۱ ستمبر۔ مرزا اللہ یار خاں جوگی ۹ ستمبر کو بوقت سہ پہر پسرور ضلع سیالکوٹ میں فوت ہو گئے۔ جہاں وہ چند روز سے قیام پذیر تھے۔ مرحوم ایک زندہ دل اور صلح کل قومی شاعر تھے اور احمدی خیال کے تھے +

ریلوے بورڈ نے منظور کر لیا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ایڈمنسٹریشن کے ذریعہ رہتک سے براہ گوہانہ پانی پت تک ۶/۵ گیج کی ریلوے لائن تعمیر کی جائے۔ یہ ریلوے لائن ۴۴.۹۱ میل لمبی ہو گی۔ اور رہتک پانی پت ریلوے لائن کے نام سے موسوم کی جائے گی +

ایک مکان کی ملکیت کے مقدمہ کے سلسلہ میں تحصیلدار صاحب پاکپٹن موقع پر تفتیش کے لئے گئے۔ وہاں سے واپسی پر کسی شرارتی آدمی نے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالدیا۔ تحصیلدار صاحب اسی ہیئت کذائی میں سب ڈویژنل آفیسر کے پاس چلے گئے۔ اور تمام ماجرا سنا دیا۔ اب اس معاملہ کی تفتیش ہو رہی ہے۔ اور کئی اشخاص کے خلاف سمن جاری کئے گئے ہیں +

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)